احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 14 نومبر 2008ء 15 ذیقعد 1429 ہجری 14 نبوت 1387 ہش جلد 58-93 نمبر 261

تین دعائیں

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

تین دعائیں بلاشک قبول ہوتی ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور باپ کی بیٹے کیلئے دعا۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب ماذکر فی دعوة المسافر)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

واضح ہو کہ استجابت دعا کا مسئلہ درحقیقت دعا کے مسئلہ کی ایک فرع ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص نے اصل کو سمجھا ہوا نہیں ہوتا اس کو فرع کے سمجھنے میں پیچیدگیاں واقع ہوتی ہیں اور دھوکے لگتے ہیں۔ پس یہی سبب سیّد کی غلط فہمی کا ہے اور دعا کی ماہیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالیٰ کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالیٰ اس سے نزدیک ہو جاتا ہے اور دعا کی حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سو جس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں میں آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ تب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا تعالیٰ کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کے لئے ضروری ہیں۔ مثلاً اگر بارش کے لئے دعا ہے تو بعد استجابت دعا کے وہ اسباب طبعیہ جو بارش کے لئے ضروری ہوتے ہیں اس دعا کے اثر سے پیدا کئے جاتے ہیں اور اگر قحط کے لئے بد دعا ہے تو قادر مطلق مخالفانہ اسباب کو پیدا کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بات ارباب کشف اور کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہ تعالیٰ وہ دعا عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں۔ بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاءؑ سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ کہ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعاء ہے اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 ص 9)

اسیران راہ مولیٰ کیلئے خصوصی درخواست دعا

مکرم چوہدری سلیم الدین صاحب ناظر امور عامہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ناصر احمد صاحب، مکرم ادریس احمد صاحب، مکرم بشارت احمد صاحب آف چک سکندر ضلع گجرات ستمبر 2003ء سے زیر دفعہ 302 قتل کے الزام میں قید ہیں اور اس وقت ڈسٹرکٹ جیل جہلم میں ہیں۔ سیشن کورٹ سے سزائے موت کے بعد ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہے۔

مکرم محمد اقبال صاحب آف چک 227 گ۔ب فیصل آباد مارچ 2004ء سے زیر دفعہ 295-C توہین رسالت کے بے بنیاد الزام کے تحت گرفتار ہیں۔ سیشن کورٹ فیصل آباد کی طرف سے سنائی جانے والی سزائے عمر قید کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہے۔

مکرم ڈاکٹر محمد اصغر صاحب آف چک نمبر 4 ننکانہ صاحب جون 2008ء سے زیر دفعہ 295-C ایک اشتہار جس پر آیات تحریر تھیں کو پھاڑنے کے الزام کے تحت گرفتار ہیں۔ سیشن کورٹ سے ضمانت مسترد ہونے پر ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہے۔

مکرم رانا خلیل احمد صاحب آف کنری ستمبر 2008ء سے زیر دفعہ 295-A مقامی خطیب کو توہین رسالت پر مبنی خط لکھنے کے بے بنیاد اور لغو الزام کے تحت گرفتار ہیں۔

مکرم عبدالحمید غنی صاحب صدر جماعت حلقہ ٹینچ بھاٹہ اور مکرم حبیب احمد صاحب مربی سلسلہ ٹینچ بھاٹہ ضلع راولپنڈی ماہ رواں میں زیر دفعہ 298-C گرفتار ہوئے ہیں۔ ہر دو پر الزام ہے کہ انہوں نے ایک مکان کو نماز سنٹر بنا رکھا ہے۔

دیگر متعدد احباب جماعت ایسے ہیں جو مختلف مقدمات کے اندراجات کے بعد ضمانتوں پر ہیں اور مختلف عدالتوں میں مقدمات کی پیروی کر رہے ہیں۔

احباب جماعت سے خصوصی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان اسیر بھائیوں کی جلد رہائی کے سامان فرمائے اور مقدمات میں ملوث دیگر احباب کی باعزت بریت کے سامان فرمائے۔ آمین

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 508

حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ بچپن

سیرت المہدی جلد دوم سے دو ایمان افروز روایات۔

1۔ ’’حضرت صاحب بچپن میں پڑھنے کی طرف بہت متوجہ رہتے تھے اور گھر سے جو کھانا آتا وہ غرباء میں تقسیم کر دیا کرتے کبھی گھر سے جا کر کھانا اٹھا لاتے۔ گھر والوں کو معلوم ہوتا کہ آپ تمام کھانا لے گئے ہیں اس پر آپ کے والد صاحب فرماتے کہ ان کو کچھ نہ کہا کرو۔‘‘

(سیرۃ المہدی جلد دوم ص 200)

2۔ والدہ صاحبہ نذیر فیض اللہ چک نے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ

’’حضرت مسیح موعود کھدر کے دوپٹہ میں روٹیاں رکھ کر گٹھڑی کندھے پر اٹھائے ہوئے باہر تشریف لے جاتے آپ کی والدہ ماجدہ چراغ بی بی صاحبہ (وفات 18/ اپریل 1867ء) دریافت کرتیں تو فرماتے **’’باہر میرے ہم جولی ہیں ان کو روٹیاں نہ کھلاؤں‘‘۔**

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 247)

خدا نما شباب

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے تحریر فرماتے ہیں:۔

ملک غلام محمد صاحب لاہور نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ سید محمد علی شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں لاہور میں محکمہ جنگلات میں ملازم تھا۔ مرزا غلام مرتضٰی صاحب و مرزا غلام احمد صاحب اور ان کے بڑے بھائی میرے پاس آ کر ٹھہرے۔ ان دنوں میں ان کا ایک مقدمہ چیف کورٹ پنجاب میں درپیش ہونا تھا۔ وہ مقدمہ حضرت مسیح موعود کے والد صاحب اپنی کھوئی ہوئی جائیداد لینے کی اپیل تھی۔ اس میں بہت سا روپیہ خرچ ہو چکا تھا۔ مقدمے کی پیروی کے بعد حضور کے والد صاحب اور بڑے بھائی واپس تشریف لے گئے اور مرزا غلام احمد صاحب کو عدالت سے حکم سننے کے لئے چھوڑ گئے۔ میرے ایک دوست ملک بسو صاحب رئیس لاہور تھے۔ (جو خاکسار ملک غلام محمد کے والد صاحب تھے) ان کی گاڑی آ جایا کرتی تھی اور حضرت صاحب کو چیف کورٹ میں لے جاتی تھی اور پھر چار بجے ان کو واپس لے آتی تھی۔ ایک روز ایک یا دو بجے کے قریب حضرت صاحب پیدل تشریف لا رہے تھے۔ میں نے دور سے دیکھا تو ان کا چہرہ نہایت بشاش تھا اور بڑے خوش خوش آ رہے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ جلدی آ گئے ہیں اور گاڑی کا انتظار نہیں کیا۔ بڑی خوشی سے فرمانے لگے ’’آج حکم سنایا گیا ہے اس واسطے جلدی آ گیا ہوں۔ گاڑی کا انتظار نہیں کیا۔‘‘ میں نے کہا بہت خوش ہیں مقدمہ جیت لیا ہو گا اور میں نے ان کے چہرہ سے دیکھ کر بھی یہی محسوس کیا کہ مقدمہ جیت لیا ہو گا لیکن حضرت صاحب نے فرمایا کہ ’’وہی بات پوری ہوئی جو میرے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پہلے فرمائی ہوئی تھی یعنی ’’مقدمہ ہارا گیا‘‘ اور میرے مولیٰ کی بات پوری ہوئی۔ یہ سنتے ہی میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور میں نے دل میں کہا کہ باپ کا تو بیڑا غرق ہو گیا اور یہ خوش ہو رہے ہیں۔

(سیرت المہدی صفحہ 107-108)

عدیم المثال غیرتِ رسولؐ

روایت حضرت میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی:۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عرب غالباً اس کا نام محمد سعید تھا۔ قادیان میں دیر تک رہا تھا۔ ایک روز حضور بعد نماز (بیت) مبارک میں حاضرین (بیت) میں بیٹھے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک فرما رہے تھے کہ اس عرب کے منہ سے یہ فقرہ نکل گیا کہ ’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غریب تھے‘‘ پس عرب کا یہ کہنا ہی تھا کہ حضور کو اس قدر رنج ہوا کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور محمد سعید عرب پر وہ جھاڑ ڈالی کہ وہ متحیر اور مبہوت ہو کر خاموش ہو گیا اور اس کے چہرہ کا رنگ فق ہو گیا۔ فرمایا کہ **’’کیا محمد رسول اللہ ﷺ غریب تھا جس نے ایک رومی شاہی ایلچی کو احد پہاڑ پر سارا کا سارا مال مویشی عطا کر دیا تھا وغیرہ۔ اس کو مال دنیا سے لگاؤ اور محبت نہ تھی۔‘‘**

(سیرت المہدی جلد دوم صفحہ 108)

ندانم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکت و شان محمد
سرے دارم فدائے خاک احمد
دلم ہر وقت قربان محمد

☆☆☆

تبصرہ

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر خصوصی اشاعت

خطبات وقف جدید خلفاء سلسلہ (1957ء تا 2007ء)

ناشر: نظامتِ ارشاد وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان

سن اشاعت: جون 2008ء

مطبع: ضیاء الاسلام پریس

ضخامت: 675 صفحات

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے مبارک موقع پر وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو پچاس سال پر مشتمل خطبات وقف جدید فرمودہ خلفاء کرام حضرت مسیح موعود شائع کرنے کی توفیق حاصل ہوئی ہے۔

تحریک وقف جدید حضرت مصلح موعود کی بہت ہی اہم اور مبارک تحریک ہے جو آپ نے اللہ تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کر کے احمدیوں کی رُشد و ہدایت اور اصلاح کے لئے جاری فرمائی۔ آپ نے 9 جولائی 1957ء کو عید الاضحیٰ کے مبارک موقع پر انبیاء کی قربانی کو زندہ رکھنے کے لئے احمدیوں کو خاص طور پر احمدی نوجوانوں کو خدمت دین کی اس اہم تحریک کی طرف متوجہ کیا اور فرمایا میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں (-) وقف کریں میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لے کر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے۔

حضور نے ایک اور جگہ فرمایا ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رُشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔ فرمایا یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔ پس میں اتمام حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تا کہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔

اس اہم تحریک کے آغاز سے ہی حضرت مصلح موعود نے اس کی طرف توجہ فرمائی اور اپنے ہاتھوں سے اس کو سینچا اور پروان چڑھایا۔ آپ کے بعد آنے والے خلفاء سلسلہ نے تحریک وقف جدید کی اہمیت، ضرورت، افادیت اور اس کے ذریعہ عطا ہونے والی ترقیات پر مختلف خطبات، خطابات اور ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ جو مختلف وقتوں میں شائع ہوتی چلی آئی ہیں لیکن اس قیمتی خزانے کو یکجا کرنے کی ضرورت عرصہ سے محسوس ہو رہی تھی جو اب نظامت ارشاد وقف جدید نے بہت خوبصورت اور محنت سے ایک کتاب کی صورت میں شائع کر کے پوری کر دی ہے۔

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے زیر نظر کتاب میں وقف جدید کے آغاز سے لے کر 2007ء تک پچاس سالوں کے وہ تمام فرمودات ایک جگہ جمع کر دیئے گئے ہیں جو خلفاء سلسلہ نے وقف جدید کی تحریک کے حوالے سے مختلف مواقع پر ارشاد فرمائے ہیں۔ گویا یہ ایک کتاب نہیں بلکہ ایک قیمتی خزانہ ہے جو افادہ عام کے لئے شائع کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے 20، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے 30، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے 25 اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے 4 خطبات، خطابات یا فرمودات شامل ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے خطاب جلسہ سالانہ 1965ء میں فرمایا وقف جدید کے بہت خوشکن نتائج ظاہر ہوئے۔ چنانچہ وقف جدید کے کارکن بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ اشاعت (دین) کے کام کے لئے جس چیز کی سب سے زیادہ ضرورت ہے وہ ہے جذبہ (-) جذبہ کے بعد دوسری چیز دعا ہے۔ جذبہ سے خدمت (دین) کی توفیق ملتی ہے اور دعا سے کشش پیدا ہوتی ہے (-) اس میں کوئی شک نہیں کہ وقف جدید کی تحریک خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہی ہے۔ لیکن اس میں وسعت کی ابھی بہت گنجائش ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع تحریک وقف جدید کے آغاز سے تا انتخاب خلافت براہ راست اس سے وابستہ رہے۔ آپ اس کے اغراض کو بیان کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 27 دسمبر 1985ء میں فرماتے ہیں:۔

حضور نے جب اس تحریک کا آغاز فرمایا تو اولین ممبران وقف جدید میں خاکسار کو بھی مقرر فرمایا۔ ابتدائی نصیحتیں جو مجھے کیں ان میں ایک تو یہی دیہاتی تربیت کی طرف توجہ دینے کے متعلق ہدایت تھی اور دوسرے ہندوؤں میں خاص طور پر (دعوت الی اللہ) کی تاکید کی گئی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ زمانے میں بڑھتی ہوئی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر تحریک وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 6 جنوری 2006ء میں فرمایا۔ اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں، ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (بیت) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے۔ اب اس کے لئے بہرحال جماعت کو مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ تبھی ہم مہیا کر سکتے ہیں۔ پھر جماعت کے

(باقی صفحہ 11 پر)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم محمد اشرف کاہلوں صاحب

آنحضرت ﷺ کی زوجہ مطہرہ وام المومنین

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہؓ نے آپؓ کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے تو سورج غروب ہونے سے قبل سب خیرات کر دیئے اور اپنے لئے کچھ بھی نہ رکھا۔ اس دن آپؓ روزہ سے تھیں۔ لونڈی نے عرض کی کہ افطار کے لئے کچھ نہیں ہے۔ فرمایا پہلے کیوں نہیں یاد دلایا۔ (مستدرک حاکم)

یہ تھیں ام المومنین اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دختر نیک اختر حضرت عائشہؓ۔

ابتدائی حالات زندگی

آپ کا نام عائشہ، لقب صدیقہ، کنیت ام عبداللہ، والدہ زینب کنیت ام رومان۔ بعثت نبوی کے چوتھے سال ماہ شوال میں پیدا ہوئیں۔ آپؓ کی ولادت سے قبل ہی آپؓ کے والد گرامی کا گھر خورشید اسلام سے منور ہو چکا تھا۔ اس لئے بچپن سے ہی کان کفر و شرک کی آواز سے نا آشنا تھے۔ حضرت عائشہؓ خود فرماتی ہیں۔ ’’جب سے میں نے اپنے والدین کو پہچانا ان کو مسلمان پایا‘‘۔ (صحیح بخاری)

مکی زندگی میں آپؓ کا نکاح آنحضرت ﷺ سے ہو گیا۔ یہ نکاح سادگی کی حقیقی تصویر تھا۔

رخصتی

ہجرت مدینہ کے کچھ عرصہ کے بعد آپؓ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ یہ رسم عروسی بھی اپنی نوعیت میں سادگی کا رنگ لئے ہوئے تھی۔ انصار مدینہ کی عورتیں بھی گھر میں آئی ہوئی تھیں۔ سب نے مبارک باد دی۔ اسی اثنا میں حضرت نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے اور رسم رخصتی ادا ہوئی۔ یہ شوال کا مہینہ تھا اور سن 2 ہجری۔ حضرت عائشہؓ کے نکاح اور رخصتی سے عرب کی دو جاہلانہ رسوم کا خاتمہ ہوا۔ ایک یہ کہ عرب اپنے منہ بولے بھائی کی بیٹی سے شادی نہیں کرتے تھے۔ اس کی بدولت جب خولہ نے حضرت ابوبکرؓ سے حضرت عائشہؓ کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کے ارادہ نکاح کو ظاہر کیا تو انہوں نے بڑی حیرت سے کہا کیا یہ جائز ہے؟ عائشہ تو رسول اکرم ﷺ کی بھتیجی لگتی ہیں۔ تو حضرت نبی پاک ﷺ نے فرمایا آپ تو میرے دینی بھائی ہیں۔ دوسرے یہ کہ اہل عرب شوال میں شادی نہیں کرتے تھے۔ اس لئے کہ زمانہ قدیم میں اس مہینہ میں طاعون کی وبا پھیلی تھی۔

خدمات

غزوہ احد میں آپؓ پانی کی مشک بھر بھر کر لاتی تھیں اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔ (بخاری)

غزوہ بنو مصطلق 5 ہجری میں بھی آپ شریک تھیں۔ اسی غزوہ میں واقعہ افک پیش آیا اور اللہ تعالیٰ نے بریت فرمائی۔ آنحضرت ﷺ کم و بیش 13 دن علیل رہے اور ان میں سے 8 دن آپ حضرت عائشہؓ کے ہاں قیام پذیر رہے۔ وصال کے دن بھی حضرت نبی کریم ﷺ آپؓ کے ہاں مقیم تھے۔ وفات سے ذرا پہلے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اس وقت حضرت رسول پاک ﷺ حضرت عائشہؓ کے جسم کا سہارا لے کر لیٹے ہوئے تھے۔ اس وقت حضرت عبدالرحمٰنؓ کے ہاتھ میں مسواک تھی۔ آنحضرت ﷺ نے نگاہ اٹھا کر مسواک کی طرف دیکھا۔ حضرت عائشہؓ آنحضور سرور دو عالم ﷺ کا منشا سمجھ گئیں۔ آپؓ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ سے مسواک لی۔ اسے اپنے دانتوں سے نرم کیا۔ پھر آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کی۔ آپؐ نے مسواک کی۔ حضرت عائشہؓ اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ تمام بیویوں میں صرف مجھے ہی یہ شرف حاصل ہے کہ آخر وقت میں بھی میرا جھوٹا آپؐ نے منہ سے لگایا۔

آنحضرت ﷺ کا وصال پاک بھی آپؓ کے حجرہ میں ہوا اور تدفین بھی اسی میں ہوئی۔

وفات

حضرت فخر موجودات ﷺ کی رحلت کے بعد 48 سال آپؓ نے بیوگی کی حالت میں بسر کئے۔ آپؓ نے ماہ رمضان 58 ہجری بعمر 68 سال وفات پائی اور اپنی وصیت کے موافق جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

سیرت و کردار

آپؓ فضل و کمال میں یگانہ روزگار تھیں۔ وسعت علم کا یہ عالم کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں جب بھی کوئی مشکل پیش آئی ہمیں عائشہؓ سے اس کی معلومات ضرور ملیں۔ (جامع ترمذی)

اسلامی تاریخ کے اہم واقعات مثلاً آغاز وحی کیفیت، واقعات ہجرت، غزوات کے حالات، فتح مکہ میں عورتوں کی بیعت اور آنحضرت ﷺ کے اخلاق و عادات آپؓ ہی سے منقول ہیں۔

علمی خدمات

ادبی لحاظ سے آپؓ نہایت شیریں بیان تھیں۔ آپؓ کی بیان فرمودہ روایات میں الفاظ کے بہترین انتخاب سے ان میں جان پڑ گئی ہے۔ مثلاً آغاز وحی کے ضمن میں فرماتی ہیں۔ آپؐ جو خواب دیکھتے تھے سپیدہ سحر کی طرح ظاہر ہو جاتا تھا۔ آنحضرت ﷺ پر جب وحی کا نزول ہوتا تو جبین مبارک پر پسینہ آ جاتا تھا۔ اس کیفیت کو آپؓ ان الفاظ میں ادا فرماتی ہیں ’’مثل الجمان‘‘ یعنی پیشانی پر موتی ڈھلکتے تھے۔

احادیث نبویؐ بیان کرنے میں حضرت عائشہؓ تیسرے نمبر پر ہیں۔ آپؓ کی تعداد روایات 2210 ہے۔ علم کلام کے بہت سے مسائل آپؓ کی زبان سے ادا ہوئے۔

فن درایت میں بھی حضرت عائشہؓ کی علمی حیثیت مسلمہ تھی۔ کیونکہ اس میں راوی حدیث کو نظر انداز کرتے ہوئے صرف خارجی عوارض اور اسباب کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے درایت کی رو سے احادیث پر نگاہ ڈالی ہے۔ اس سے ’’فن درایت‘‘ کے کئی اصول بھی قائم ہوئے ہیں۔

جن نمازوں میں چار رکعتیں ہیں۔ قصر کی حالت میں ان کی صرف دو رکعتیں ادا کی جاتی ہیں۔ بظاہر یہ ایک سہولت نظر آتی ہے۔ لیکن حضرت عائشہؓ اس کی وجہ یہ بیان کرتی ہیں۔ مکہ میں دو رکعت نماز فرض تھی۔ ہجرت کے بعد چار فرض کی گئیں اور سفر کی نماز اپنی حالت پر چھوڑ دی گئی۔ (بخاری باب ہجرت)

احادیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ بیٹھ کر نفل پڑھتے تھے۔ ایک شخص نے حضرت عائشہؓ سے دریافت کیا کہ کیا آپؐ بیٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ جواب میں فرمایا ’’حین حطمه الناس‘‘ یعنی یہ اس وقت تھا جب لوگوں نے آپؐ کو توڑ دیا یعنی آپ کمزور ہو گئے تھے۔ (ابوداؤد۔ کتاب الصلوٰۃ)

ایک یہ سوال اٹھا کہ جب نماز کی رکعات میں اضافہ ہوا تو نماز مغرب میں اضافہ کیوں نہیں ہوا؟

حضرت عائشہؓ نے فرمایا ’’مغرب میں اضافہ نہ ہوا۔ کیونکہ وہ دن کا وتر ہے‘‘۔ (مسند احمد)

پھر یہ خیال ذہنوں میں ابھرا کہ نماز فجر میں حالت اطمینان زیادہ ہے۔ اس میں رکعتوں کی تعداد زیادہ ہونی چاہئے تھی۔ لیکن یہاں اور نمازوں سے کم ہے۔ حضرت عائشہؓ اس کی فلاسفی بیان کرتی ہیں۔ نماز فجر میں رکعتوں کا اضافہ اس وجہ سے نہیں ہوا کہ دونوں رکعتوں میں لمبی سورتیں تلاوت ہوتی ہیں۔ (مسند احمد) یعنی رکعات کی کمی کو قراءت نے پورا کر دیا ہے۔

زمانہ جاہلیت میں اہل عرب عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔ اسلام میں بھی فرضیت صوم سے قبل یہ روزہ واجب تھا۔ حضرت عائشہؓ اس روزہ کی علت یوں بیان فرماتی ہیں۔ ’’اہل عرب رمضان کی فرضیت سے پہلے عاشورہ کے دن کا روزہ رکھتے تھے۔ کیونکہ اس دن کعبہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ (مسند احمد)

ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھا جائے۔ اکثر صحابہؓ اس کو دائمی حکم خیال کرنے لگے۔ حضرت عائشہؓ اسے وقتی حکم بیان کرتی ہیں اور سبب بتاتی ہیں۔ ’’یہ نہیں کہ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد حرام ہو جاتا ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمانہ میں کم لوگ قربانی کر سکتے تھے۔ اس لئے آپؐ نے یہ حکم دیا کہ جو لوگ قربانی کریں وہ ان لوگوں کو کھلائیں جنہوں نے قربانی نہیں کی۔

(مسند احمد)

مسلم شریف میں ہے کہ ایک سال مدینہ کے گرد و نواح میں قحط پڑا تھا۔ اس سال آپؐ نے یہ حکم دیا۔ دوسرے سال اسے منسوخ کر دیا۔ حضرت سلمہ بن اکوعؓ بھی یہی بیان کرتے ہیں۔

(مسلم کتاب الزبائح)

خانہ کعبہ میں ’’حطیم‘‘ کو طواف کے وقت حجاج طواف کے اندر شامل کر لیتے ہیں۔ لیکن فطری طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو حصہ کعبہ کے اندر نہیں اس کو طواف میں کیوں شامل کیا جاتا ہے؟ حضرت عائشہؓ کے دل میں بھی ایسا ہی سوال اٹھا تو انہوں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ یہ دیواریں بھی خانہ کعبہ میں داخل ہیں؟ ارشاد ہوا ہاں عرض کی کہ تعمیر کعبہ کے وقت لوگوں نے ان کو اندر کیوں نہیں کیا؟ فرمایا تیری قوم کے پاس سرمایہ نہ تھا۔ اس لئے اتنا کم کر دیا ہے پھر عرض کیا۔ خانہ کعبہ کا دروازہ اتنا بلند کیوں ہے؟ فرمایا تا کہ جس کو چاہیں اندر آنے دیں جسے چاہیں اندر جانے سے روک دیں۔

حضرت عائشہؓ کے ذہن میں سوال آیا کہ کیوں نہ آنحضرت ﷺ نے خانہ کعبہ کو اپنی اصلی اساس اور بنیاد پر دوبارہ تعمیر کیا۔ حضرت نبی کریمؐ نے خود ہی حضرت عائشہؓ سے وجہ بیان فرمائی کہ اے عائشہؓ! تیری قوم اگر کفر کے زمانہ سے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو گرا کر اسے اساس ابراہیمی پر تعمیر کراتا۔

(مسلم باب تفضّل الکعبہ)

حضرت فخر رسل ﷺ کا جب وصال ہوا۔ آپ کو حجرہ عائشہ میں دفن کیا گیا۔ اس کا سبب حضرت عائشہؓ یہ بیان کرتی ہیں۔ آپؐ نے مرض الموت میں فرمایا خدا یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ اگر یہ نہ ہوتا تو آپؐ کی قبر کھلے میدان میں ہوتی۔ لیکن چونکہ اس بات کا خوف تھا کہ وہ بھی سجدہ گاہ نہ بن جائے۔ اس لئے آپؐ حجرہ میں ہی مدفون ہوئے۔ (بخاری کتاب الجنائز۔ مسند احمد)

اخلاق و عادات

حضرت عائشہؓ کے اخلاق و عادات میں آنحضرت ﷺ کے اسوہ حسنہ کا عکس نمایاں تھا۔

ایک مرتبہ آپؓ کے پاس ایک سائل آیا۔ حضرت عائشہؓ نے انہیں روٹی کا ٹکڑا دے دیا۔ پھر اس کے بعد ایک خوش لباس شخص آیا۔ تو آپؓ نے اسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ دیکھنے والوں نے اس تفریق و امتیاز پر اعتراض کیا تو آپؓ نے حضرت سید الانبیاء کی یہ حدیث بیان فرمائی کہ ہر آدمی سے اس کے درجہ کے مطابق برتاؤ اور سلوک کرو۔ (ابوداؤد کتاب الادب)

آپؓ توکل علی اللہ کے اعلیٰ مقام پر فائز تھیں۔

ایک دن آپؓ روزہ سے تھیں۔گھر میں ایک روٹی کے سوا کچھ نہ تھا۔اسی حالت میں ایک مسکین نے سوال کیا۔حضرت عائشہؓ نے لونڈی سے کہا۔وہ روٹی اسے دے دو۔لونڈی نے کہا۔روٹی اگر مسکین کو دے دی تو روزہ کیسے افطار ہوگا؟فرمایا تم اسے دے دو۔شام ہوئی تو کسی نے بکری کا گوشت بھجوا دیا۔لونڈی کو بلایا اور کہا لے کھا یہ تیری روٹی سے بہتر ہے۔

(موطا کتاب جامع باب الترغیب فی الصدقہ)

ایثار و قربانی کا مادہ آپؓ میں بدرجہ اتم موجود تھا۔آپؓ نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کے پہلو میں اپنی قبر کے لئے جگہ مخصوص کر رکھی تھی۔لیکن جب حضرت عمرؓ نے ان سے اپنی قبر کے لئے جگہ کی درخواست کی تو فوراً دے دی اور فرمایا ''میں نے خود اپنے لئے اس جگہ کو محفوظ رکھا تھا۔لیکن آج میں اپنے اوپر آپ کو ترجیح دیتی ہوں''۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب)

شوہر کی خوشنودی کا خیال کے احساس کو حضرت عائشہؓ خوب جانتی تھیں۔ایک روز آنحضرت ﷺ نے آپؓ کے ہاتھ میں چاندی کے چھلے دیکھے تو فرمایا عائشہؓ یہ کیا ہے؟عرض کی حضور!میں نے آپ کے لئے بناؤ سنگھار کیا ہے۔(ابوداؤد کتاب الزکوۃ باب الکنز)

آپؓ عاریۃً اپنی چیز دوسروں کو دینے میں کشادہ دل تھیں۔مدینہ میں ایک وہ زمانہ تھا کہ دلہن کو معمولی جوڑا بھی میسر نہیں ہوتا تھا۔حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک کرتی تھی۔شادی بیاہ کے موقعہ پر جب کوئی عورت سنواری جاتی تھی تو وہ مجھ سے اس کو مستعار منگوا لیتی تھی۔(بخاری کتاب الھبہ)

واقعہ افک

واقعہ افک شعبان 5ہجری بموقعہ غزوہ بنو مصطلق پیش آیا جس میں منافقین نے نہایت شدومد سے حضرت عائشہؓ پر الزام لگایا۔یہ الزام اپنی نوعیت اور مفسدانہ اثر کے لحاظ سے بہت خطرناک تھا۔اس تہمت کا حضرت عائشہؓ کی طبیعت پر جو اثر پڑا وہ آپؓ بیان کرتی ہیں کہ میں واقعہ کے بارہ میں جان کر رونے لگ گئی اور ساری رات میرے آنسو نہیں تھمے اور نہ میں سو سکی۔جب صبح ہوئی تو اس وقت بھی میری آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

(سیرۃ خاتم النبیین از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ص 564)

حضرت سرور کائنات ﷺ نے اس واقعہ افک کے بارہ میں جب شہادتیں لیں تو وہ بھی آپؓ کے اعلیٰ کردار کی آئینہ دار ہیں۔

اعلیٰ اخلاق پر شہادتیں

☆حضرت اسامہ بن زیدؓ نے گواہی دی ''خدا کی قسم!ہم تو عائشہ کے متعلق سوائے نیکی کے اور کچھ نہیں جانتے۔

☆بریرہ خادمہ نے یوں شہادت دی۔خدا کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ میں نے اپنی بی بی میں کوئی بری بات نہیں دیکھی۔سوائے اس کے کہ خوردسالی کی وجہ سے وہ قدرے لاپرواہ ہیں۔چنانچہ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھا ہوا کھلا چھوڑ کر سو جاتی ہیں اور بکری آ کر آٹا کھا جاتی ہے۔

(سیرت خاتم النبیین ص 564)

☆حضرت زینبؓ بن جحش اور حضرت عائشہؓ میں نوک جھونک کا سلسلہ بھی چلا کرتا تھا۔اس نے آپؐ کے متعلق یوں بیان دیا۔یا رسول اللہ!میں تو عائشہ کو ایک نیک اور متقی عورت سمجھتی ہوں۔

(بخاری کتاب الشہادت)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ جب وحی خدا نے آنحضرت ﷺ پر میری بریت ظاہر فرمائی تو آپ نے تبسم کے ساتھ یہ نوید سنائی۔اس پر میری والدہ بے اختیار ہو کر بولیں۔عائشہ!اٹھو اور رسول اللہ کا شکریہ ادا کرو۔اس وقت میرا دل شکر الٰہی سے لبریز تھا۔میں نے کہا میں کیوں آپ کا شکریہ ادا کروں۔میں تو صرف اپنے رب کی شکرگزار ہوں۔جس نے میری بریت ظاہر فرمائی ہے۔(سیرۃ خاتم النبیین ص 566)

عفو و درگزر

حضرت عائشہؓ کی ذات گرامی میں عفو و درگزر کا خلق بھی خوب تاباں اور درخشاں تھا۔واقعہ افک میں منافقین کے گندے پراپیگنڈا کی وجہ سے بعض سادہ لوح مگر سچے مسلمان بھی الجھ کر ٹھوکر کھا گئے۔مگر حضرت عائشہؓ کا خلق عظیم دیکھئے کہ آپؓ نے سب کو معاف کر دیا اور اپنے دل میں کوئی رنجش وغیرہ نہ رکھی۔

روایت میں آتا ہے کہ حضرت حسان بن ثابتؓ جب بھی آپؓ کی ملاقات کو آتے۔آپ نہایت کشادہ دلی اور خندہ پیشانی سے ان سے ملتی تھیں۔ایک موقعہ پر حضرت حسانؓ نے آپ کی تعریف میں ایک شعر کہا جس کا ترجمہ یہ ہے۔

''وہ ایک پاک دامن عفیفہ خاتون ہیں اور صاحب عقل و دانش ہیں۔ان کی ذات شک و شبہ سے بالاتر ہے۔وہ غافل بے گناہ عورتوں کا گوشت نہیں کھاتیں یعنی ان پر اتہام نہیں لگاتیں اور نہ ان کی غیبت کرتی ہیں۔(سیرت خاتم النبیین ص 567)

رسول اللہؐ کا سلوک

حضرت عائشہؓ کے کمال اخلاق و عادات کے سبب آنحضرت ﷺ بھی آپؓ کے ساتھ دلداری کا سلوک فرماتے اور آپؓ کے جذبات کا خیال رکھتے تھے۔

ایک دفعہ جب چند حبشی شمشیر زن آنحضرتؐ اور صحابہ کرامؓ کو نیزہ کے کرتب مسجد نبویؐ میں دکھا رہے تھے تو آپؐ نے حضرت عائشہؓ کو بھی اپنے کندھے کی اوٹ میں یہ فوجی تماشہ دکھایا۔(صحیح بخاری باب حسن المعاشرت)ایک اور موقعہ پر رسول اللہ نے آپؓ کے ساتھ دوڑ کا مقابلہ کیا۔پہلی دفعہ تو آپؓ آگے نکل گئیں۔لیکن ایک عرصہ کے بعد دوسری بار آنحضور ﷺ دوڑ میں آگے نکل گئے اور مسکراتے ہوئے فرمایا۔ھذا بتلک۔یعنی عائشہ اب وہ بدلہ اتر گیا ہے۔(ابوداؤد باب السبق)

حضرت نبی کریم ﷺ کی نگاہ پاک میں آپؓ کا جو مقام و مرتبہ تھا وہ ان روایات سے خوب نمایاں ہے۔

(i)عائشہ کو عورتوں پر وہ درجہ حاصل ہے۔جو عرب کے بہترین کھانے ثرید کو دوسرے کھانوں پر ہوتا ہے۔(صحیح بخاری کتاب فضل عائشہ)

(ii)سب لوگوں میں عائشہ مجھے محبوب ترین ہے۔(صحیح بخاری باب مناقب ابی بکرؓ)

حضرت عائشہؓ کا نکاح بھی آنحضرت ﷺ سے خاص خدائی تجویز کے ماتحت وقوع میں آیا تھا۔چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ نکاح سے قبل آنحضرت ﷺ نے رویا میں دیکھا کہ ایک فرشتہ آپ کے سامنے ایک ریشمی کپڑا پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپؐ کی بیوی ہے آپؐ اسے کھولتے ہیں تو اس میں حضرت عائشہ کی تصویر پاتے ہیں۔(سیرۃ خاتم النبیین ص 32-431)

یہ وہ گوہر آبدار ہے جس کی درخشندگی سے دین حق کی حسین و جمیل تصویر اپنا جلوہ دکھاتی ہے۔ ع

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مکرم محمد رفیع صاحب

چوہدری محمد ظفراللہ وڑائچ صاحب کا ذکر خیر

چوہدری محمد ظفراللہ صاحب کے ساتھ خاکسار کا تعلق 1964ء تا 1966ء تک لیہ ضلع مظفرگڑھ میں رہا ہم دونوں ہم نوالہ ہم پیالہ ایک ہی مکان میں رہائش پذیر رہے موصوف ایکسائز انسپکٹر تھے اور بندہ ایک عام T.D.A کا ملازم ان کا چپڑاسی کھانا وغیرہ پکاتا اور گھر کا سب کام کرتا۔جب چوہدری صاحب دورہ پر جاتے تو ان کا سرکاری چپڑاسی ان کے ساتھ جاتا تب مجھے خود گھر کا کام اور کھانا وغیرہ پکانا پڑتا۔

چوہدری صاحب کہا کرتے تھے کہ میں اکثر اوقات حضرت چوہدری حاکم علی رفیق حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہنے کی کوشش کرتا۔ابھی میں سکول میں پڑھتا تھا۔چوہدری صاحب کہنے لگے۔ظفراللہ تم وصیت کرو۔میں نے عرض کی۔میں تو ابھی والدین پر بوجھ ہوں۔میری کوئی کمائی نہیں۔میری وصیت کیسے ہو سکتی ہے۔کہنے لگے تم فارم پُر کرو۔اس میں میرا جیب خرچ جو چند روپے تھا لکھ کر فارم مرکز بھجوا دیا۔جب میری وصیت کی منظوری آ گئی۔تو فرمانے لگے۔بیٹا اب تمہیں کسی قسم کا فکر نہیں ہونا چاہئے۔اب ہر کام تمہارا خدا خود کیا کرے گا۔واقعی تمام زندگی ایسا ہی ہوتا رہا۔

میں نے بی۔اے کیا۔تو فرمانے لگے ایل۔ایل۔بی کرو۔میں نے وکالت بھی پاس کر لی۔جلد ہی مجھے بغیر کسی سفارش کے محکمہ ایکسائز میں بطور ایکسائز انسپکٹر ملازمت مل گئی۔اس محکمہ میں بغیر سفارش اور بغیر رشوت ملازمت کا ملنا ناممکن سمجھا جاتا ہے۔وصیت کی برکت اور چوہدری صاحب کے الفاظ۔لفظ بلفظ پورے ہوئے۔

ابھی ہم لیہ میں ہی تھے۔کہ حضرت خلیفہ ثالث کی تحریک،اشاعت قرآن کے متعلق ہوئی۔ہمارے پچھلے گاؤں ایک قطعہ اراضی کا 2لاکھ میں سودا ہوا۔ابھی میرے والد محترم زندہ تھے۔میں نے ان سے مشورہ کیا۔کہ کیوں نہ ہم یہ رقم حضرت خلیفہ ثالث کی خدمت میں پیش کر دیں۔تاکہ وہ اشاعت قرآن میں لگا دیں۔والد صاحب فوراً مان گئے اور یہ دو لاکھ کی رقم حضور کی خدمت میں حاضر کر دی۔آج یہ رقم کروڑوں میں ہوگی۔

چوہدری صاحب لیہ جماعت کے سیکرٹری مال تھے۔مغرب اور عشاء ہم دونوں بیت میں ادا کرتے۔صبح کی نماز گھر پہ۔چوہدری صاحب کا صبح کی نماز وقت پر پڑھنا نہایت مشکل ہوتا۔میں تہجد کے لئے اٹھتا۔انہیں بھی آواز دیتا۔مگر کہاں۔ایک دن کہنے لگے کہ کتنی شرم کی بات ہے۔میرا دوست تہجد پڑھے اور میں وقت پر صبح کی نماز بھی نہ پڑھوں۔مجھے کہنے لگے۔رفیع صاحب کل سے آپ مجھے جگا دیا کریں۔اگر نہ اٹھوں تو آپ کو اجازت ہے مجھ پر پانی کا بھرا لوٹا انڈیل دیں۔

بہرحال وہ اپنے مصمم ارادے کے طفیل۔میرے ساتھ تہجد میں شامل ہوتے۔پھر باجماعت دونوں دوست صبح کی نماز پڑھتے۔

چوہدری صاحب مرحوم کا ذکر خیر بہت وسیع ہے۔چوہدری صاحب ایسے محکمہ میں تھے۔جہاں ان کے ہم منصب لوگوں نے کروڑوں کی جائیدادیں بنائیں۔مگر میرا درویش صفت دوست دنیا کی ایسی ناجائز دولت کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہوا حلال کی روزی پر قانع رہا۔مگر خدا نے چوہدری صاحب کو دنیا کی ہر نعمت سے نوازا۔نہایت نیک اور مخلص اولاد عطا کی۔ریٹائر ہونے کے بعد باقی عمر کا حصہ وقف کر کے خدمت دین میں صرف کیا۔دو بیٹے مربی بنائے۔ایک بیٹا حافظ قرآن کونسی نعمت ہے۔جو خدا نے ان کو نہ دی۔دعا ہے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس کے اعلیٰ ترین مقام سے نوازے اور ان کے عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆......☆......☆

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

''شرک سے بچو''

(مشعل راہ جلد دوم صفحہ 288)

روئے زمین پر سب سے بڑی کھیلوں کی دنیا

اولمپک گیمز۔تاریخ اور جدید حالات

عطاء الوحید باجوہ صاحب

اولمپک تاریخ کے آئینہ میں

تاریخی شواہد کے مطابق اولمپک گیمز کا آغاز 776ق م میں اولمپئین خدا زیوس (Zeus) کی شان میں منعقد ہونے والی تقریب میں ہوا۔لیکن ان کے آثار لیدیا کے شہزادے پیلپس کی شروع کروائی ہوئی ان کھیلوں تک نظر آتے ہیں جو تجہیز و تکفین کے مواقع پر ہوتی تھیں۔

بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ 776ق م میں منعقد ہونے والے کھیل پہلے نہ تھے بلکہ پہلی دفعہ یہ باقاعدہ چار سالہ جشن کی صورت اختیار کرنے کے بعد منعقد ہوئے۔

یونانی شعراء نے بھی ان مقابلوں کا ذکر اپنی شاعری میں کیا ہے۔ہومر شاعر نے ان کا ذکر اپنی نظموں میں کیا ہے۔اس نے ان کھیلوں کو مختلف تقریبات کے جزو کے طور پر پیش کیا ہے جن میں ایک ہیرو پیٹروکلس کی یاد میں منعقد ہونے والی تقاریب بھی شامل ہیں۔

تمام یونانی مردوں کو ان کھیلوں میں حصہ لینے کی اجازت تھی اور عورتوں کو تو بالکل اجازت نہ تھی بلکہ شادی شدہ عورتوں کو تو ان کھیلوں میں بطور تماشائی بھی جانے کی اجازت نہ تھی۔ کیونکہ وہ لوگ اس یقین پر قائم تھے کہ اولمپیا میں بیویوں کی موجودگی قدیمی مذہبی تقدس کو گدلا کرنے کا باعث ہوگی۔ہاں جوان لڑکیوں کو وہاں جانے کی اجازت تھی۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والی عورتوں کی سزا یہ تھی کہ انہیں کسی چٹان سے نیچے پھینکا جائے۔

پہلی دفعہ منعقد ہونے والی گیمز میں صرف 192 میٹر دوڑ شامل تھی جو کہ ایک باورچی ''کوروئی بس'' نے جیتی اور وہ تاریخ میں اولمپکس کا پہلا چیمپئن شمار ہوا۔ ابتداء میں مقابلوں میں صرف دوڑیں شامل تھیں۔اور پھر بعد میں تقریباً 688ق م میں باکسنگ کا اضافہ کیا گیا اور اس کے فوراً بعد ہی تھالی پھینکنا، نیزہ بازی، لمبی چھلانگ اور ریسلنگ وغیرہ کے کھیل بھی شامل ہو گئے۔

ہر اولمپک گیمز سے پہلے عارضی جنگ بندی کا ایک معاہدہ لیا جاتا تھا جس کے نتیجہ میں ہر ایک اولمپیا کی طرف بحفاظت سفر کر سکتا تھا۔کیونکہ اس معاہدہ کے نتیجہ میں جنگیں ملتوی ہو جاتی تھیں۔فوج پر بین لگ جاتا تھا اور اس دوران کسی کو سزائے موت نہ دی جاتی تھی۔

393 ق م میں ایک رومن عیسائی بادشاہ تھیوڈوسیس اول نے ان کھیلوں کو ان کے ملحدانہ اثرات کی وجہ سے بند کروادیا۔

جدید اولمپک اور ان کا بانی

تقریباً 1500 سال کے بعد اولمپکس 1896ء میں پیئرے دے کوبرٹن نے ایتھنز میں شروع کروائیں۔ اولمپکس کے بانی پیئر دے کوبرٹن خود بھی کھیلوں میں نہ صرف دلچسپی رکھتے تھے بلکہ حصہ بھی لیتے تھے۔آپ 1863ء میں پیدا ہوئے۔ آپ فرانس کے تعلیمی ڈھانچے میں اصلاحات کے ذریعہ سے نئی روح پھونکنا چاہتے تھے۔آپ کے نزدیک تعلیم معاشرے کے مستقبل کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی تھی۔

31 سال کی عمر میں آپ نے اولمپکس کو دوبارہ زندہ کرنے کا ارادہ کیا۔اس بات کا اظہار آپ نے پہلی بار یونین آف فرنچ سوسائٹی آف اتھلیٹک کی میٹنگ میں کیا۔آپ اس سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری تھے۔اس وقت کسی نے آپ کی اس بات پر یقین کا اظہار نہ کیا۔

23 جون 1894ء کو آپ نے انٹرنیشنل اولمپکس کمیٹی کی بنیاد پیرس کی ایک یونیورسٹی آف سوربون کی ایک تقریب میں رکھی۔اس کمیٹی کے پہلے صدر ایک یونانی جن کا نام ڈیمیٹریس ویکلس تھا بنے۔1896ء میں کوبرٹن کا یہ خواب ایتھنز میں اولمپک گیمز کے ذریعہ پورا ہوا اور اس موقع پر آپ کو انٹرنیشنل اولمپک کمیٹی کا دوسرا صدر چنا گیا۔1925 تک آپ ہی اس عہدے پر متمکن رہے اور 1925ء میں آپ نے اپنے آپ کو تعلیمی میدان کے لئے وقف کر دیا۔

2 ستمبر 1937ء کو آپ کا انتقال جنیوا کے ایک پارک میں ہوا۔آپ کو آپ کی خواہش کے مطابق لوسین میں دفن کیا گیا۔

اولمپک مشعل

ان گیمز سے پہلے ایک مشعل روشن کی جاتی ہے۔ یہ مشعل اخلاص اور اصلاح کے لئے کی جانے والی جدوجہد کی عکاسی کرتی ہے۔یہ قدیمی اولمپک گیمز سے جاری ہے۔اس وقت اسے سورج کی تپش سے روشن کیا جاتا تھا اور جب تک کھیلیں جاری رہتیں یہ جلتی رہتی تھی۔

موجودہ زمانہ میں سب سے پہلے یہ مشعل 1928ء میں جلائی گئی اور پھر 1936ء سے یہ سلسلہ شروع ہوا کہ کھلاڑی باری باری یہ مشعل لے کر اولمپیا سے میزبان شہر کے اولمپک سٹیڈیم تک لے کر جانے لگے۔مشعل کا ڈیزائن میزبان شہر کی عکاسی کرتا ہے۔ ایتھنز 2004ء اولمپک مشعل زیتون کے پتے کے مشابہ بنائی گئی ہے۔اس کا وزن 700 گرام اور لمبائی 68 سنٹی میٹر ہے۔مشعل کی بناوٹ اس کے جلنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

اولمپک پرچم

اولمپک جھنڈا سفید رنگ کا ہے اور اس پر پانچ دائرے بنے ہوئے ہیں۔یہ دائرے انٹارکٹیکا کے علاوہ پانچ براعظموں کو پیش کرتے ہیں۔ان دائروں کا رنگ نیلا، پیلا، کالا، سبز اور سرخ اس لئے چنا گیا تھا کہ اس وقت ہر ملک کے جھنڈے میں ان میں سے کوئی ایک رنگ ضرور ہوتا تھا۔یہ دائرے اس دوستی کے بھی عکاس ہیں جو ان مقابلوں کے نتیجہ میں جنم لیتی ہے۔

پیئرے دے کوبرٹن بانی اولمپکس نے یہ جھنڈا 1914ء میں تشکیل دیا لیکن یہ پہلی دفعہ 1920ء میں اولمپک گیمز کے موقع پر انٹورپ (بیلجیئم) میں لہرایا گیا۔

اولمپک ماٹو اور عہد

1921ء میں بانی اولمپکس پیئرے دے کوبرٹن نے پہلی بار اولمپک ماٹو پیش کیا جس کا مطلب ''تیز، بلند اور بہادر'' ہے۔اب عالمی طور پر اسے ان الفاظ میں قبولیت حاصل ہے۔

"Swifter, Higher, Stronger"

بانی اولمپکس نے ایک عہد بھی لکھا جسے افتتاحی تقریب میں ایک کھلاڑی سب کی طرف سے پڑھ کر سناتا ہے۔یہ پہلی بار 1920ء میں پڑھا گیا تھا اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

''سب شاملین کی طرف سے میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ ہم ان اولمپک گیمز میں اس کے اصولوں کی عزت و احترام کرتے ہوئے، ایک حقیقی کھلاڑی کی روح رکھتے ہوئے، کھیل اور اپنی ٹیم کی عظمت کی خاطر حصہ لیں گے''۔

بعض دلچسپ حالات وواقعات

☆1896ء میں جب امریکہ کے کھلاڑی پہلی دفعہ اولمپک گیمز کے لئے ایتھنز پہنچے تو ان کے نزدیک ابھی تیاری کے لئے 12 دن مزید باقی تھے لیکن کھیل ان کے پہنچتے ہی اگلے روز شروع ہو گئے کیونکہ ان کو علم نہ تھا کہ گریک کیلنڈر ان کے کیلنڈر سے مختلف تھا۔لیکن پھر بھی ٹیم نے سب سے زیادہ سونے کے تمغے جیتے۔ اس وقت بارہ قومیں مقابلوں میں شامل ہوئی تھیں۔

☆سب سے کم سن گولڈ میڈل حاصل کرنے والا سات سے دس سال کا تھا۔تاریخ میں اس کا نام محفوظ نہیں لیکن اس نے یہ میڈل 1900ء میں پیرس میں حاصل کیا۔جبکہ اس نے کشتی رانی کے مقابلے میں آخری منٹ میں ڈچ ٹیم کے ساتھ شمولیت اختیار کی اور ٹیم گولڈ میڈل جیت گئی۔

☆جب 1900ء میں اولمپکس فرانس میں منعقد ہوئیں تو جیتنے والوں کو میڈلز کے بجائے فن پارے بطور انعام دیئے گئے۔

☆سینٹ لوئس کے مقام پر 1904ء میں گولف کا کھیل دوسری اور آخری دفعہ اولمپکس میں ظاہر ہوا جبکہ کینیڈا کا 46 سالہ جورج لیون ہاتھوں پر چل کر اپنا انعام وصول کرنے سٹیج پر گیا۔

☆پہلی دو اولمپک گیمز کے موقع پر میراتھن ریس کا فاصلہ ایک اندازہ کے مطابق تھا لیکن 1908ء میں برطانیہ کے شاہی خاندان نے درخواست کی کہ وہ میراتھن کا آغاز دیکھنا چاہتے ہیں اس لئے دوڑ ونڈسر کیسل سے شروع ہو۔ونڈسر کیسل اور اولمپک سٹیڈیم کا فاصلہ 42.195 میٹر تھا۔1924ء میں اسی فاصلے کو میراتھن ریس کے لئے باقاعدہ مخصوص کر دیا گیا۔

☆1908ء میں 400 میٹر دوڑ میں برطانیہ کا وندم ہیلسویل واحد حصہ لینے والا تھا۔

☆1952ء میں اولمپکس میں رشیا کی جمناسٹ ماریہ گوروخوسکایا نے سات گولڈ میڈل جیت کر ریکارڈ قائم کیا۔

☆اولمپکس میں ایک اور عظیم جمناسٹ تھی۔ نادیہ کومینیسی جس کا تعلق روم سے تھا، اس نے 1976ء میں چھ انفرادی گولڈ میڈل حاصل کئے۔

☆27 ویں اولمپکس کے موقع پر سڈنی آسٹریلیا میں جنوبی اور شمالی کوریا نے تاریخ میں پہلی بار ایک جھنڈے تلے مارچ پاس کی۔

☆1990ء کی دہائی میں برطانیہ کا لنڈ فورڈ کرسٹی ایک ہی وقت میں اپنے کھیل کا ورلڈ، اولمپک، یورپین اور کامن ویلتھ چیمپئن تھا۔

بیجنگ اولمپکس 2008ء

2008ء اولمپکس کا انعقاد 8 تا 24/اگست پاکستان کے پڑوسی ملک چین میں ہوا۔ان گیمز کے انعقاد کے لئے چین کو بھاری قیمت ادا کرنا پڑی جو کہ چین نے بخوشی ادا کی چین نے اپنے دارالحکومت بیجنگ میں اس مقصد کے لئے برڈز نیسٹ (Bird`s Nest) سٹیڈیم تعمیر کیا۔ہوا میں آلودگی کی شکایت کو دور کرنے کے لئے سو سے زائد فیکٹریاں بند کر دی گئیں اور تعمیراتی کام رکوا دیئے گئے جس کے نتیجہ میں ہونے والے نقصان کی لاگت تقریباً چالیس بلین ڈالر بنتی ہے۔اس مقصد کے لئے تین ملین کاروں کو شہر سے باہر بھجوا دیا گیا کھلاڑی تو ایک طرف رہے چین نے اولمپلکس میں شامل ہونے والے گھوڑوں کے لئے بھی ایئر کنڈیشنڈ اصطبل تیار کیے۔

چین میں 8 کے ہندسہ کو Lucky سمجھا جاتا

ہے۔ مہینہ بھی آٹھواں تھا اور سال بھی 2008ء اس لئے افتتاحی تقریب 8/ اگست کو رکھی گئی جس سے تاریخ 08-08-08 بن گئی۔ یہ تاریخ چائنا کے علوم کے مطابق چو ہے، بندر اور ڈریگن کو پیش کرتی ہے اور یہ تینوں چین کے لئے اچھا شگون سمجھے گئے۔ اس دفعہ کی اولمپکس سب سے ہٹ کر ثابت ہوئیں۔ ان پر آج تک ہونے والی کسی بھی اولمپکس پر ہونے والے اخراجات سے زیادہ اخراجات ہوئے۔ نیز یہ کھیلیں چین کے عزم و ہمت کی ایک مثال بن کر رہ گئیں۔ افتتاحی تقریب کے موقع پر بارش کا خطرہ تھا جس سے یقیناً کھیلیں متاثر ہوسکتی تھیں۔ چین نے فضا میں ایسے کیمیکلز (Silver iodine) چھوڑے کہ جنہوں نے بادلوں کو بیجنگ سے دور بھاگنے پر مجبور کر دیا اور چین نے رنگا رنگ افتتاحی تقریب کا انعقاد کروا کر دنیا کو اپنے عظیم حوصلوں کا ثبوت پیش کیا۔ یہی نہیں اس سے قبل کئی مشکل مراحل طے کرنے پڑے۔ اولمپکس کی مشعل جس نے 129 دنوں میں 137,000 کلو میٹر کا فاصلہ طے کیا جب 31 مارچ کو بیجنگ سے دنیا کے سفر کے لئے روانہ ہوئی تو کئی ممالک تبت وغیرہ میں اسے بجھانے کی پوری کوشش کی گئی۔ لیکن چین کے اس عزم کو کوئی مخالفت ٹھنڈا نہ کرسکی۔ 16/ اپریل کو پاکستان کو بھی اس مشعل کے میزبان بننے کا شرف حاصل ہوا۔

12 مئی کو چین میں ایک عظیم زلزلہ آ گیا اور 2/ اگست تک جھٹکے محسوس کئے جاتے رہے یعنی اولمپکس کی افتتاحی تقریب سے چھ دن قبل تک۔ اس زلزلہ میں 69 ہزار 181 لوگ مارے گئے 18 ہزار 498 لاپتہ ہو گئے 3 لاکھ 74 ہزار 171 زخمی ہوئے۔ پورا ایک شہر آثار قدیمہ بن گیا۔ لیکن سلام چین کے باسیوں کو کہ یہ زلزلہ ان کے عزم و ہمت میں زلزلہ نہ لا سکا۔ افتتاحی تقریب اپنی تاریخ پر اپنے وقت پر شروع ہوئی اور اولمپکس کے لئے جو نغمات پڑھے گئے ان میں ایک یہ تھا We are ready ہم تیار ہیں۔ افتتاحی تقریب کے موقع پر چین کے لوگوں نے کچھ دیر خاموش کھڑے ہو کر پاکستان کا شکریہ بھی ادا کیا کیونکہ اس زلزلہ کے موقع پر پاکستان نے اپنے پڑوسی ملک کی حتی الوسع مدد کی اور اپنے پاس موجود ریز رو سامان سارا چین بھجوا دیا تھا۔

چنانچہ 16 دن تک چین نے ساری دنیا کو اپنے حصار میں لئے رکھا۔ ان 29 ویں اولمپکس کے شاندار اور کامیاب انعقاد کے بعد 24/ اگست کو رنگا رنگ اختتامی تقریب کا انعقاد کروایا اور چار سال بعد 2012ء میں میزبان اولمپکس لندن کو اس سے بہتر کرنے کا چیلنج دے دیا۔ اس موقع پر جب اولمپک جھنڈا 2012ء کے میزبان شہر لندن کے میئر بورس جانسن کے حوالے کیا گیا تو لندن کی آئیکون ڈبل ڈیکر بس سٹیڈیم میں نمودار ہوئی۔ بس کا دروازہ کھلا اور ایک بچی فٹبال لئے باہر آئی، اسی اثنا میں بس کا اوپری حصہ ایک پھول کی طرح کھل گیا جس کے اندر ایک سٹیج نمودار ہوا جس پر مشہور گٹارسٹ جمی پیج کی دھن میں لیونا لیوس نے 1970ء کی دہائی کا مشہور نغمہ گایا اور سابق برطانوی فٹبال کپتان ڈیوڈ بیکھم نے بال کو کک لگا کر گراؤنڈ کے سینٹر کی جانب پھینکا۔ آخر میں برڈز نیسٹ سٹیڈیم میں روشن کی گئی بڑی مشعل بجھا دی گئی۔ اب چار سال بعد لندن میں دنیا کے سب سے بڑے سپورٹس میلے کا الاؤ روشن کیا جائے گا۔

ریکارڈز

بیجنگ اولمپکس میں 204 ممالک نے حصہ لیا، ریکارڈ تعداد میں خواتین اتھلیٹس شریک ہوئیں، 132 اولمپکس اور 43 ورلڈ ریکارڈ قائم ہوئے۔ یہ پہلا اولمپک ایونٹ تھا جس کی گلوبل ڈیجیٹل کوریج ہوئی۔ پانچ لاکھ کے قریب چینی رضا کاروں نے دنیا بھر سے آنے والے ممالک کے مہمانوں کی سہولت کے لئے خدمات انجام دیں۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان سب حالات، واقعات اور مصروفیات کے باوجود چین نے اپنے ملک میں ہونے والے پہلے اولمپکس میں کسی کو آگے نہیں نکلنے دیا۔ چین نے سب سے زیادہ 51 گولڈ میڈلز لئے جبکہ امریکہ نے 36 گولڈ میڈلز حاصل کئے اور روس 23 گولڈ میڈلز کے ساتھ تیسرے نمبر پر رہا۔ اس طرح چین نے میڈلز ٹیبل پر امریکہ کی حکمرانی کا خاتمہ کر دیا۔

اس موقع پر ایک لاکھ سے زائد سیکیورٹی اہلکاروں نے تمام عرصہ کے دوران بیجنگ کا کنٹرول سنبھالے رکھا۔ نیز آلودگی اور دہشت گردی کے سائے بھی چینی منتظمین کے پائے استقامت کو ڈگمگا نہ سکے۔

اولمپک سوئمنگ مقابلوں پر امریکی سوئمر مائیکل فلپس چھائے رہے۔ انہوں نے ایک گیمز میں 8 گولڈ میڈل حاصل کئے اور نئے ریکارڈ بھی بنائے کل 14 گولڈ میڈلز لے کر وہ اولمپکس کی تاریخ کے سب سے کامیاب اولمپیئن بن گئے۔

اولمپکس 2008 کی میڈل پوزیشن

ملک	طلائی	چاندی	کانسی	ٹوٹل
چین	51	21	28	100
امریکہ	36	38	36	110
روس	23	21	28	72
برطانیہ	19	13	15	47
جرمنی	16	10	15	41
آسٹریلیا	14	15	17	46
جنوبی کوریا	13	10	8	31
جاپان	9	6	10	25
اٹلی	8	10	10	28
فرانس	7	16	17	40
یوکرائن	7	5	15	27
ہالینڈ	7	5	4	16
جمیکا	6	3	2	11
سپین	5	10	3	18
کینیا	5	5	4	14
بیلاروس	4	5	10	19
رومانیہ	4	1	3	8
ایتھوپیا	4	1	2	7
کینیڈا	3	9	6	18
پولینڈ	3	6	1	10
ہنگری	3	5	2	10
ناروے	3	5	2	10
برازیل	3	4	8	15
جمہوریہ چیک	3	3	0	6
سلواکیہ	3	2	1	6

پاکستان نے پہلی بار 1948ء کے لندن اولمپکس میں حصہ لیا اور آٹھ سال بعد 1956ء میں ہاکی میں چاندی کا تمغہ جیت کر پہلا اولمپک میڈل حاصل کیا۔ 1960ء میں روم اولمپکس میں ہاکی میں ہی پاکستان نے پہلا گولڈ میڈل حاصل کیا اور اسی سال انفرادی مقابلہ جات میں پہلا تمغہ ریسلر محمد بشیر نے جتوایا جو کہ کانسی کا تمغہ تھا۔ 1960ء کے اولمپکس وہ واحد اولمپکس ہیں کہ جب پاکستان نے ایک ساتھ دو کھیلوں میں میڈلز جیتے۔

پہلا پلین ٹیریم

دنیا کا سب سے پہلا پلین ٹیریم (Planetarium) اسلامی سپین کے سائنسدان عباس ابن فرناس (887ء) نے قرطبہ میں نویں صدی میں بنایا تھا۔ یہ شیشے کا تھا اس میں آسمان کی پروجیکشن اس طور سے کی گئی تھی کہ ستاروں، سیاروں، کہکشاؤں کے علاوہ بجلی اور بادلوں کی کڑک بھی سنائی دیتی تھی۔

ہر قریے میں ہر بستی میں

کیا جلوہ ہوا ظاہر جگ میں مہدی کے راج دلارے کا
آنکھیں بھی ہوئیں ٹھنڈی میری اور دل میرا مسرور ہوا
بھر لو طاعت سے دامن کو، طاعت میں چین ہے راحت ہے
اور خائب و خاسر رہتا ہے جو فرد بھی اس سے دُور ہوا
ہر سَو کے سر پُرنور بھری اک مشعل روشن ہوتی تھی
ہم نے دیکھا کہ چودھویں میں وہ کامل عکس ظہور ہوا
اک شخص نے اہل فارس سے جب اس کا نام بلند کیا
وہ شخص ہی اس کے مذہب کو پھیلانے پر مامور ہوا
ہر دور کی ہر اک ظلمت کو جو نور ملا تو اس سے ملا
اس چاند اور سورج کے اندر اس ذات کا نور ظہور ہوا
ہم جیسے خاک نشینوں کو اس نے ہے کیا کیا رفعت دی
ہم فرشی عرش نشین ہوئے اور مسکن کوہ طور ہوا
اک ہم ہی نہیں ہیں متوالے اک عالم اس کا عاشق ہے
ہر قریے میں ہر بستی میں یہ عشق مرا مشہور ہوا

ابنِ کریم

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 89552 میں

Rasheeda Essoun

زوجہ Usman Essoun قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت 2007ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/6 غانین کرنسی ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ Rasheeda Essoun۔ گواہ شد نمبر1 Abdullah Quansah۔ گواہ شد نمبر2 Malik Hammond

مسل نمبر 89553 میں

Hajira Esi Gurawa

ولد Hakeem.Y.Mensah قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/10 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ Hajira Esi Gurawa۔ گواہ شد نمبر1 Abdullah Quansah گواہ شد نمبر2 Malik Hammond

مسل نمبر 89554 میں

Adam Andoh

ولد Ibrahim Entsie قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمر مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Adam Andoh۔ گواہ شد نمبر1 Adam Asamoah۔ گواہ شد نمبر2 Malik Hammond

مسل نمبر 89555 میں Abdullah Saeed

ولد Kojo Sam قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/70 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمر مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Abdullah Saeed۔ گواہ شد نمبر1 Adam Asamoah۔ گواہ شد نمبر2 Malik Hammond

مسل نمبر 89556 میں

Ismail Kobina Mensah

ولد Issa Gyabeng قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Ismail Kobina Mensah۔ گواہ شد نمبر1 Suleman Koranteng۔ گواہ شد نمبر2 Adam Asamoah

مسل نمبر 89557 میں

Qassim Ayyub Domson

ولد Ayyub Domson قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-3-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Qassim Ayyub Domson۔ گواہ شد نمبر1 Adam Asamoah۔ گواہ شد نمبر2 Ishmail Owusu

مسل نمبر 89558 میں Hussein Kakra

ولد Kweku Appreku قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 71 سال بیعت 1972ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Hussein Kakra۔ گواہ شد نمبر1 Adam Asamoah۔ گواہ شد نمبر2 Suleman Koranteng

مسل نمبر 89559 میں

Ishaque Kwame Quram

ولد Yaqub Kobena Komi قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Ishaque Kwame Quarm گواہ شد نمبر1 Adam Asamoah۔ گواہ شد نمبر2 Ishmail Owusu

مسل نمبر 89560 میں Kassim Ofori

ولد Ibrahim Entsie قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 53 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Kassim Ofori۔ گواہ شد نمبر1 Adam Asamoah۔ گواہ شد نمبر2 Malik Hammond

مسل نمبر 89561 میں

Ishamail Ghartey

ولد Abdullah Kojo Ghartey قوم ...... پیشہ ڈرائیونگ عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت ڈرائیونگ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Ishmail Ghartey گواہ شد نمبر1 Ishmail Owusu۔ گواہ شد نمبر2 Adam Asamoah

مسل نمبر 89562 میں Malik Demptey

ولد Abdullah Kojo Apoh قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-12-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان برقبہ 80x80 مربع مالیتی -/8000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/96 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمر مل رہے ہیں ۔ اور مبلغ -/3600000 غانین کرنسی سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Malik Dempty۔ گواہ شد نمبر1 حافظ مبشر احمد جاوید۔ گواہ شد نمبر2 Ismail Owusu

مسل نمبر 89563 میں

Usman Kwame Munkoh

ولد Kobina Hakeem قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔ Usman Kwame Munkoh۔ گواہ شد نمبر1 Kofi Adam۔ گواہ شد نمبر2 Razak Biney

مسل نمبر 89564 میں

Hannah Muhammad

زوجہ Muhammad Boateng قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/150000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈر مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ Hannah Muhammad۔ گواہ شد نمبر1 Abdullah Mensah Abubakari۔ گواہ شد نمبر2 Ishaque

مسل نمبر 89565 میں Hawa Ahmad

زوجہ Ahmad Twinsboa قوم ...... پیشہ کاروبار عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-2-19 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/30000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ Hawa Ahmad۔ گواہ شد نمبر1 Zakaria Abubakar۔ گواہ شد نمبر2 Ishaque Abubakari

مسل نمبر 89566 میں Aisha Haroon

زوجہ Haroon Abdullah قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 35 سال بیعت 1983ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/1000000 غانین کرنسی (2) حق مہر -/100000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/320000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Aisha Haroon۔ گواہ شد نمبر 1 Abdul Salam Mensah گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89567 میں Nuhu Brefo

ولد Alexbrefo قوم ...... پیشہ ٹیلرنگ عمر 43 سال بیعت 1970ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹیلرنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Nuhu Brefo۔ گواہ شد نمبر 1 Yusuf Bin Salih۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89568 میں

Salamat Ibrahim

زوجہ Ibrahim.K.Owusu قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 42 سال بیعت 1990ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/20000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300000 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Salamat Ibrahim۔ گواہ شد نمبر 1 Abdullah Mehsah۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89569 میں

Ibrahim Kwame Owusu

ولد Abdullah Mensah قوم ...... پیشہ میسن عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/25000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500000 غانین کرنسی ماہوار بصورت میسن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibrahim Kwame Owusu۔ گواہ شد نمبر 1 Zakaria Abubakar۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89570 میں Usman Antwi

ولد Alhaj Ibrahim Nyame قوم ...... پیشہ فارمر عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) Cocoa فارم مالیتی -/10000000 غانین کرنسی (2) مکان مالیتی -/3000000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Usman Antwi۔ گواہ شد نمبر 1 Abdul Salam Mensah۔ گواہ شد نمبر 2 Abubakari Ishaque

مسل نمبر 89571 میں Ishaack.K.Fosu

ولد Ibrahim Kweku Quame قوم ...... پیشہ فارمر عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ishacck.K.Fosu۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 Yaqub.K.Entsie

مسل نمبر 89572 میں

Mohammad Ekowbiney

ولد J.K Biney قوم ...... پیشہ فارمر عمر 58 سال بیعت 1995ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/45 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohammad Ekowbiney۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالحمید طاہر۔ گواہ شد نمبر 2 Yaqub.K.Entsie

مسل نمبر 89573 میں Ayseha Achia

زوجہ Abdullah Seky قوم ...... پیشہ ٹریڈر عمر 30 سال بیعت 1999ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/70 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/24 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Ayesha Achia۔ گواہ شد نمبر 1 Abdullah Seky۔ گواہ شد نمبر 2 Issah Bin Adam

مسل نمبر 89574 میں Issa Kofi Moosi

ولد Yaw Ku قوم ...... پیشہ فارمر عمر 70 سال بیعت 1967ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی مالیتی -/800000 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/60 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Issa Kofi Moosi گواہ شد نمبر 1 Mana Adam۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید طاہر

مسل نمبر 89575 میں Habiba Ekua

زوجہ Abass Kwame قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/100000 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Habiba Ekua۔ گواہ شد نمبر 1 Mustapha۔ گواہ شد نمبر 2 Issah Uthman

مسل نمبر 89576 میں Adams Mensah

ولد Dawood Yaw Mensah قوم ...... پیشہ پنشنر عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-7-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Adams Mensah۔ گواہ شد نمبر 1 Mustapha۔ گواہ شد نمبر 2 Issah Uthman

مسل نمبر 89577 میں

Mohammad Morgan

ولد Abdullah Mrogan قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mohammad Morgan گواہ شد نمبر 1 Mustapha۔ گواہ شد نمبر 2 Issah Uthman

مسل نمبر 89578 میں Tahir Abass

ولد Abass Kwesi Ainoo قوم ...... پیشہ فارمر عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Tahir Abass۔ گواہ شد نمبر 1 Mustapha۔ گواہ شد نمبر 2 Issah Uthman

مسل نمبر 89579 میں Abdullah Morgan

ولد Adam Kwame Mensah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان مالیتی -/1000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdullah Morgan۔ گواہ شد نمبر 1 Mustapha۔ گواہ شد نمبر 2 Issah Bin Uthman

مسل نمبر 89580 میں

Muhammad Saah

ولد Abdullah Kwasi Gyem قوم ...... پیشہ فارمر عمر 100 سال بیعت 1947ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 10 ایکڑ زرعی اراضی مالیتی -/4000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمر مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Muhammad Saah۔ گواہ شد نمبر 1

Mustapha گواہ شد نمبر 2 Issah Uthman

مسل نمبر 89581 میں

Hassana Ibrahim Donkoh

زوجہ Dawood I Donkoh قوم...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 29-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/400000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hassana Ibrahim Donkoh گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 89582 میں

Fatimah Esi Nyaakowl

زوجہ Abubakar.K.Arhin قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 50 سال بیعت 1977ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/10 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارم مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fatimah Esi Nyaakowl گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 89583 میں Sarah Asamoah

ولد Muhammad Yasin قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/150000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sarah Asamoah گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 89584 میں Fatimah Adjoa

زوجہ Kobina Entsie قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/15.00 غانین کرنسی اس وقت مجھے مبلغ -/13 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fatimah Adjoa گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 89585 میں Amina Adjoa

زوجہ Adam Kofi Baadum قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان -/100000 غانین کرنسی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Amina Adjoa گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 89586 میں

Sarah Ama Dwenden

بنت Kobina Sam قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 86 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Sarah Ama Dwenden گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 89587 میں

Hakeem Essouman

ولد Ibrahim Kwasi Donkoh قوم...... پیشہ فارم عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 30-6-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارم مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Hakeem Essouman گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 89588 میں

Abubakar Amoh

ولد Kwasi Amoh قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 62 سال بیعت 1975ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abubakar Amoh گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 89589 میں Saeed Entsie

ولد Kwaw Entsie قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 48 سال بیعت 2003ء ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Saeed Entsie گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 89590 میں Mariam Abena

بنت Yaqub Kwaku قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 80 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Mariam Abena گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 89591 میں Yusif Bosu

ولد Op Kwame Bosu قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/24 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Yusif Bosu گواہ شد نمبر 1 Mustapha گواہ شد نمبر 2 Issah Baidoo

مسل نمبر 89592 میں

Kwodwo Isaka Bokari

ولد Kwesi Bokari قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 31-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Kwodwo Isaka Bokari گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 89593 میں Ibrahim Sagoe

ولد Muhammad Deeku قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 51 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500000 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ibrahim Sagoe گواہ شد نمبر 1 Malik Quainoo گواہ شد نمبر 2 Mustapha

مسل نمبر 89594 میں Ahmed Segoe

ولد Muhammad قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Ahmed Segoe گواہ شد نمبر 1 Mustapha گواہ شد نمبر 2 Issah Baidoo

مسل نمبر 89595 میں

Adam Kweku Sagoe

ولد Kwaa Segu قوم...... پیشہ فارمنگ عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 01-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Adam Kweku Sagoe گواہ شد نمبر 1 Mustapha گواہ شد نمبر 2 Issah Baidoo

مسل نمبر 89596 میں

Ishaque Kweku Brebia

ولد Zachriah Asamoah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-3-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری

کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/10 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Ishaque Kweku Brebia گواہ شد نمبر 1 Abdul Rahman Entsie۔گواہ شد نمبر 2 Mohammad Essako

مسل نمبر 89597 میں Madina Ama

بنت Atta Kwame قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Madina Ama۔گواہ شد نمبر 1 Abubu۔گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub Baidoo

مسل نمبر 89598 میں

Halima Abena Asantewah

بنت Atbiala قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 76 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/21 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Halima Abena Asantewah۔گواہ شد نمبر 1 Ibrahim Alhassan۔گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89599 میں Jameela Tsibu

زوجہ Issah Mensah قوم ...... پیشہ ٹریڈنگ عمر 45 سال بیعت 1985ء ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 31-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت ٹریڈنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Jameela Tsibu۔گواہ شد نمبر 1 Suleman Yaqub۔گواہ شد نمبر 2 Alhassa Yaqub

مسل نمبر 89600 میں Sanatu Musah

زوجہ Suleman Yaqub قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت 1998ء ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12-01-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/100 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Sanatu Musah۔گواہ شد نمبر 1 Mohammad Kofi Gyasi۔گواہ شد نمبر 2 Ishaque Bright Amoafo

مسل نمبر 89601 میں Fatima Yaa Manu

بیوہ Lateef Amoah قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Fatima Yaa Manu۔گواہ شد نمبر 1 Suleman Yaqub۔گواہ شد نمبر 2 Malik Adu.A

مسل نمبر 89602 میں

Hawa Esi Abubea

بیوہ Saeed Umar قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18-1-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/40 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Hawa Esi Abubea۔گواہ شد نمبر 1 Nasir Duku۔گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89603 میں Sakeena Asuo

زوجہ Dawood Asuo قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21-2-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/90 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Sakeena Asuo۔گواہ شد نمبر 1 Ibrahim Alhassan۔گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89604 میں

Muhammad Gyasi

ولد Kofi Gyasi قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 56 سال بیعت 1962ء ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/25 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Muhammad Gyasi۔گواہ شد نمبر 1 M.S.K Aning۔گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89605 میں Dwood Asuo

ولد Ali Nwako قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی ایک ایکڑ مالیتی -/100 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Dawood Asuo۔گواہ شد نمبر 1 Ibrahim Alhassan۔گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89606 میں Alhassan Takyi

ولد Yaw Aboagye قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 41 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 12-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) Cocoa فارم برقبہ 3/1 ایکڑ مالیتی -/300 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/53 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Alhassan Takyi۔گواہ شد نمبر 1 Alhassan Ali۔گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید طاہر

مسل نمبر 89607 میں Ayyub Kobina

ولد Issah Bin Ayyub قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی اراضی ایک ایکڑ مالیتی -/70 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Ayyub Kobina۔گواہ شد نمبر 1 Bahsir Amoah۔گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89608 میں

Ayyub Abbam Kwagyir

ولد Ibrahim Kojo Abbam قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 26 سال بیعت 1990ء ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23-2-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) زرعی فارم مالیتی -/50 غانین کرنسی۔اس وقت مجھے مبلغ -/50 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Ayyub Abbam Kwagyir۔گواہ شد نمبر 1 Harun Yakubu۔گواہ شد نمبر 2 عبدالحمید طاہر

مسل نمبر 89609 میں Yaqub Kobina

ولد Ibrahim Kojo Abbam قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/30 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Yaqub Kobina۔گواہ شد نمبر 1 Muhammad Abbam۔گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89610 میں Sadick Abbam

ولد Saeed Abbam قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Sadick Abbam۔گواہ شد نمبر 1 Muhammad Abbam۔گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

مسل نمبر 89611 میں

Muhammad Abbam

ولد Hakeem Ocran قوم ...... پیشہ فارمنگ عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غانا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26-1-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/20 غانین کرنسی ماہوار بصورت فارمنگ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Muhammad Abbam۔گواہ شد نمبر 1 Yaqub Kobina۔گواہ شد نمبر 2 Suleman Yaqub

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرمہ ریحانہ سلیم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سلیم احمد صاحب ایڈووکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم چوہدری محمد عبداللہ باجوہ صاحب سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ آف پاکستان مورخہ 5 نومبر 2008ء کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں بقضائے الٰہی 94 سال کی عمر میں خالق حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 7 نومبر کو بعد نماز جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے بیت اقصیٰ ربوہ میں پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔ آپ حضرت چوہدری محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تلونڈی عنایت خاں ضلع سیالکوٹ کے چوتھے بیٹے تھے۔ آپ کی اولاد میں خاکسارہ کے علاوہ 4 بیٹے مکرم کرنل (ر) ظہیر احمد باجوہ صاحب امریکہ، مکرم ڈاکٹر وجیہ باجوہ صاحب امریکہ، مکرم کرنل ریٹائرڈ دیسیر باجوہ صاحب لاہور، مکرم عزیر احمد باجوہ صاحب امریکہ ہیں۔ آپ جوانی سے ہی صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے 23 سال کی عمر میں نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم مہر عرفان احمد صاحب حلقہ دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھی زاد محترمہ امۃ الباسط صاحبہ زوجہ مکرم فلک شیر صاحب دارالعلوم شرقی حلقہ نور ربوہ مورخہ 6 نومبر 2008ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں بعمر 52 سال وفات پا گئیں۔ مرحومہ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ 8 نومبر 2008ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر رشتہ ناطہ نے دعا کرائی۔ مرحومہ ملنسار، مہمان نواز اور خوش اخلاق تھیں۔ انہوں نے نور آئی ڈونر ایسوسی ایشن کو آنکھوں کی وصیت کی ہوئی تھی۔ ان کی وفات کے بعد آنکھوں کا عطیہ حاصل کر لیا گیا تھا۔ انہوں نے پسماندگان میں شوہر کے علاوہ چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی بچیوں کا حامی وناصر ہو۔ آمین

تعلیمی ایوارڈز کیلئے تقریب تقسیم انعامات

جماعت احمدیہ حیدر آباد خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ کئی سالوں سے نرسری تا آٹھویں کلاس کے امتحانات میں پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کے لئے تقسیم انعامات کی تقریب کا انعقاد کرتی رہی ہے۔ امسال خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے بابرکت اور تاریخی سال کے حوالہ سے ضلعی سطح پر انٹر میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طالب/طالبہ علم کیلئے ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر ایوارڈ اور میٹرک میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طالب/طالبہ علم کیلئے بابو عبدالغفار ایوارڈ جاری کرنے کا اعلان پہلے سے کیا گیا تھا۔ عزیزہ رملہ محمود صاحبہ بنت مکرم محمود احمد صاحب ناز ساکن بشیر آباد ضلع حیدر آباد پہلے ڈاکٹر عقیل بن عبدالقادر ایوارڈ کی حقدار قرار پائیں جو حیدر آباد بورڈ کے سال 2007 کے انٹر پری میڈیکل میں اول قرار پائی تھی جبکہ مکرم مشہود احمد صاحب ابن مکرم محمود احمد صاحب نے ضلع بھر میں سب سے زیادہ نمبر میٹرک میں حاصل کئے اور بابو عبدالغفار صاحب ایوارڈ کے حقدار قرار پائے۔ مکرمہ رملہ محمود صاحبہ اور مکرم مشہود احمد صاحب بہن بھائی ہیں اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہیں۔ مورخہ 10/اکتوبر 2008ء کو محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید نے انعام حاصل کرنے والے طلبہ میں انعامات تقسیم کئے اور اہلیہ محترمہ چوہدری حمید اللہ صاحب نے طالبات میں انعام تقسیم کئے۔ اس موقع پر مکرم عثمان طاہر صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب ایڈووکیٹ کو مرکز کی طرف سے ملنے والا گولڈ میڈل بھی مہمان خصوصی نے دیا۔ مکرم عثمان طاہر صاحب نے سال 2001 کے جنرل سائنس گروپ کے امتحان میں حیدر آباد بورڈ سے اول پوزیشن حاصل کی تھی۔ نرسری سے آٹھویں جماعت تک کے سب پوزیشن حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو بھی انعامات دیئے گئے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدی طلبہ اور طالبات کو علمی میدان میں نمایاں ترقی کرنے والے اور علم ومعرفت میں ہمیشہ آگے بڑھنے والا بنائے۔ آمین

(پروفیسر افتخار احمد خان سیکرٹری تعلیم ضلع حیدر آباد)

درخواست دعا

محترمہ عظمت حمید صاحبہ اہلیہ مکرم حمید اللہ ملک صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی آنکھوں کا آپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر احمد خان صاحب

ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کا ذکر خیر

مکرم ڈاکٹر شہزادہ عبدالمنان صدیقی صاحب میرے سارے دوستوں میں سے سب سے زیادہ سچے صالح اور ہمدرد دوست تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شایان شان انعام سے مستفیض فرمایا۔ میں پچھلے چھ سال سے ان کی نیک صحبت انتظامی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں سے مستفیض ہوتا رہا۔ پچھلے تین سال سے مجھے ان کی مخلصانہ قیادت میں بطور سیکرٹری امور خارجہ کام کرنے کا موقع ملا ان کا مطمح نظر اتنا بلند تھا کہ اکثر کہا کرتے تھے کہ یار احمد دعا کرو ساری دنیا پر احمدیت کا غلبہ ہو جائے کبھی کہتے تھے کہ دعا کرو اور کوشش کرو کہ جب بھی ملکی سطح پر احمدیت کے حق میں کوئی تبدیلی آئے تو ہمارے ضلع کی کوششوں کا اس میں نمایاں مقام ہو اتنا بلند اور واضح مطمح نظر تھا میرے محسن دوست کا۔

ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی خلافت احمدیہ سے سچا دلی تعلق رکھتے تھے جو ان کی سوچ اظہار اور عملی کوششوں سے صاف جھلکتا دکھائی دیتا تھا خلیفہ وقت کے ہر حکم اور اشارے پر لبیک کہنے والے اپنے اور غیروں کے ساتھ بغیر کسی تفریق کے نیک سلوک رکھنے والے، انسانیت کی بے غرض و بے لوث خدمت کرنے والے سچے عاشق خلافت احمدیہ تھے۔

ڈاکٹر شہزادہ عبدالمنان صدیقی اپنے سبجیکٹ میڈیسن میں مہارت حاصل ہونے کے باوجود اپنے مریضوں کی شفا کے لئے دوسرے امکانی راستے تلاش کرنے میں کوئی عار نہ سمجھتے تھے خود سے ادنیٰ اور خود سے اعلیٰ تمام دوسرے ڈاکٹروں سے اپنے مریض کی شفا کے لئے مشاورت کر کے اپنا تشخیصی فرض نبھاتے تھے اکثر فرصت کے لمحات میں اپنے پرائے سبھی کو اکٹھا کر کے زبردست میزبانی کیا کرتے تھے اور یوں دعوت الی اللہ کے ذرائع پیدا کیا کرتے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جماعت کا حقیقی تعارف حاصل ہو جائے۔

ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کی انسانی ہمدردی اور خدمت کے لئے تڑپ کا اندازہ صرف اس بات سے ہی لگائیے کہ انہوں نے اپنے ذاتی ہسپتال فضل عمر کو بجائے ذاتی فوائد حاصل کرنے کے لئے انسانیت کی بلاتفریق، بے لوث بے غرض دن رات خدمت کرنے والے ادارے میں تبدیل کر دیا جہاں سے سینکڑوں غریب شفایابی کا فیض حاصل کرتے تھے۔

مخالفین نے انہیں ختم کر دیا لیکن ان کو کیا خبر تھی کہ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی کی زندگی کو ان کے جن اعلیٰ اخلاق واوصاف کی وجہ سے انہوں نے اپنی فہم میں ختم کر دیا انہی اعلیٰ اخلاق واوصاف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کی شہادت سے کچھ عرصہ پہلے ہی انہیں اپنا قرب عطا کرنے کی خوشخبری خواب کے ذریعے دے چکا تھا جو انہوں نے اپنی والدہ محترمہ کو یوں سنایا کہ اماں رات میں نے خواب میں یہ شعر دیکھا

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تیری کچھ کم نہ تھے خدمت گذار

ان کو تو یہی کہا جاسکتا ہے کہ تو اپنا معیار انتخاب دیکھ اور قدرت کا معیار انتخاب دیکھ ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی تو دعوت الی اللہ کے نیک جذبے کا نام تھا اور نیک جذبوں پر کبھی موت وارد نہیں ہوا کرتی۔

مکرم عبدالوحید صاحب آف فیصل آباد

کرم عبدالوحید صاحب ابن مکرم عبدالستار خان صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد و ناظم عمومی کریم نگر فیصل آباد کو 14 نومبر 2002ء صبح ساڑھے دس بجے سر بازار ایک معاند نے چھرا گھونپ کر شہید کر دیا۔ آپ کی عمر 31 سال تھی۔ اگلے روز بعد جمعہ بیت اقصیٰ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔ آپ کریم نگر کے فعال رکن تھے اور جماعتی خدمات کے لئے ہمہ وقت مستعد رہتے۔ والدین اور بہن بھائیوں کے علاوہ آپ نے بیوہ اور تین کم سن بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔

(بقیہ صفحہ 2)

افراد کو اپنی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اپنے بچوں کی قربانیاں کرنی پڑیں گی کہ ان کو اس کام کے لئے پیش کریں، وقف کریں اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔...... اللہ تعالیٰ کے فضل سے آدمیوں کی ضرورت بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے والے مربیان اور معلمین ہمیں مہیا فرماتا رہے۔

کتاب زیر تبصرہ میں اس طرح کے بیشمار قیمتی ارشادات اور بیش قیمت نصائح موجود ہیں۔ قربانیوں اور وقف زندگی کی اہمیت وافادیت اور ان کا جذبہ دل میں موجزن کرنے کے لئے یہ کتاب مطالعہ کرنی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ کتاب وقف جدید کے تمام مقاصد عالیہ کو پورا کرنے والی ہو اور احباب جماعت کے لئے زندگی سنوارنے میں مددگار ثابت ہوں آمین (ایف شمسؔ)

حضرت منشی رحیم بخش صاحب
میونسپل کمشنر لدھیانہ
رفیق حضرت مسیح موعود یکے از 313

بیعت: ابتدائی ایام میں

حضرت منشی رحیم بخش کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنا ایک رویا میر عباس علی سے بیان کیا۔ جسے بیان کر کے حضرت اقدس نے فرمایا کہ شاید وہ تمہارا لدھیانہ بھی نہ ہو۔ پھر وہ رویا حضرت منشی رحیم بخش صاحب کے مکان پر پورا ہوا۔

وہ رویا حضرت اقدس بیان فرماتے تھے کہ:

''ہم کسی شہر میں گئے ہیں اور وہاں کے لوگ ہم سے برگشتہ ہیں اور انہوں نے کچھ اپنے شکوک دریافت کئے۔ جن کا جواب دیا گیا لیکن وہ ہمارے خلاف ہی رہے نماز کے لئے کہا کہ آؤ تم کو نماز پڑھائیں تو جواب دیا کہ ہم نے پڑھی ہوئی ہے اور خواب میں یہ واقعہ ایسی جگہ پیش آیا تھا جہاں ہماری دعوت تھی۔ اس وقت ہمیں ایک کھلے کمرہ میں بٹھایا گیا۔ لیکن اس میں کھانا نہ کھلایا گیا پھر بعد میں ایک تنگ کمرہ میں بٹھایا گیا اور اس میں بڑی دقت سے کھانا کھایا گیا۔''

رویا کے پورا ہونے کے احوال ملاحظہ ہوں۔

حضرت صاحب لدھیانہ تشریف لے گئے اور منشی رحیم صاحب کے مکان پر دعوت ہوئی۔ جہاں پہلے ایک کھلے کمرہ میں بٹھا کر پھر ایک تنگ کمرہ میں کھانا کھلایا گیا۔ پھر وہاں ایک شخص مولوی عبدالعزیز صاحب کی طرف سے منشی احمد جان کے پاس آیا اور آ کر کہا مولوی صاحب کہتے ہیں کہ قادیان والے مرزا صاحب ہمارے ساتھ آ کر بحث کر لیں یا کوتوالی چلیں۔ اس پر منشی صاحب نے کہا کہ............''اگر کسی نے اپنے شکوک رفع کروانے ہیں تو محلّہ صوفیاں میں آ جائے۔ جہاں حضرت صاحب ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس رویا کے پورا ہونے پر لالہ ملاوامل نے شہادت دی تھی کہ واقعی رویا پورا ہو گیا۔''

اس دعوت میں حضرت پیر عنایت علی شاہ لدھیانوی بھی شریک تھے۔

حضرت اقدس نے کتاب البریہ میں پُر امن جماعت میں آپ کا نام درج فرمایا ہے۔

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالیمن شرقی صادق تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب رانی پور ضلع خیر پور قومہ کی حالت میں سکھر ہسپتال کے I.C.U میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

سٹیٹ بینک کی نئی مالیاتی پالیسی کا اعلان

سٹیٹ بینک آف پاکستان نے نئی مالیاتی پالیسی کا اعلان کر دیا ہے۔ جس کے مطابق سٹیٹ بینک نے مانیٹری پالیسی کو مزید سخت کرتے ہوئے شرح سود میں 2 فیصد اضافہ کر دیا ہے جس کے بعد شرح سود (ڈسکاؤنٹ ریٹ) بڑھ کر 15 فیصد ہو گئی ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر 6 ارب 90 کروڑ ڈالر رہ گئے ہیں جو صرف 9 ہفتوں کے درآمدی بل کے برابر ہیں۔ غذائی اشیاء کی مہنگائی میں 34 فیصد اضافہ ہوا ہے، حکومتی اخراجات وسائل سے بڑھ گئے ہیں۔ گورنر سٹیٹ بینک ڈاکٹر شمشاد اختر نے کہا ہے کہ شرح سود میں اضافہ حکومت اسٹیک ہولڈرز اور ایڈوائزری گروپ کے مشورے سے کیا گیا ہے۔

چارسدہ میں خودکش دھماکہ، 5 اہلکاروں سمیت 7 افراد جاں بحق

مہمند ایجنسی کے علاقے چارسدہ میں خودکش کار بم دھماکے میں 5 سیکیورٹی اہلکاروں سمیت 7 افراد جاں بحق ہو گئے جبکہ پشاور میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے یو ایس ایڈ کے تحت چلنے والے فاٹا ڈویلپمنٹ فنڈ کے امریکی سربراہ کو ڈرائیور سمیت قتل کر دیا۔ سوات میں جھڑپوں کے دوران 8 عسکریت پسند ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے جبکہ ایک اہلکار جاں بحق اور 2 زخمی ہوئے۔

شریف برادران کے خلاف اہلیت کیس میں سپریم کورٹ کا تیسرا نوٹس

سپریم کورٹ نے مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کو اہلیت کیس میں ایک مرتبہ پھر پیشی کے نوٹس جاری کرتے ہوئے طلب کر لیا۔ فاضل عدالت قبل ازیں بھی شریف برادران کو دو مرتبہ نوٹس جاری کر چکی ہے تاہم ان نوٹسوں کی تعمیل نہیں ہو سکی۔ عدالت نے شریف برادران کو تیسری مرتبہ نوٹس جاری کرتے ہوئے مزید سماعت 20 نومبر تک ملتوی کر دی ہے۔

بجلی کے نرخ تیل کی عالمی قیمتوں سے منسلک کرنے کا فیصلہ

وفاقی وزیر پانی و بجلی نے بتایا کہ حکومت نے بجلی کے نرخ تیل کی عالمی قیمتوں کے ساتھ منسلک کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ عالمی منڈی میں فرنس آئل سستا ہوا تو بجلی بھی سستی کر دی جائے گی۔

پیپلز پارٹی کی مشاورت سے پنجاب کے 9 ڈویژنوں میں کمشنر تعینات

وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف کی پیپلز پارٹی کے ساتھ کمشنرز کی تعیناتی کے حوالے سے مشاورت کے بعد پنجاب کے 9 ڈویژنوں میں کمشنرز تعینات کر دیئے گئے ہیں۔ کسی بھی وقت تمام ڈویژنوں کے کمشنرز کی تعیناتی کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا جائے گا۔ اے پی پی کے مطابق کمشنرز کے دفاتر ڈی سی اوز کے دفاتر میں قائم کئے جائیں گے۔ کمشنر گوجرانوالہ اور کمشنر فیصل آباد کے تقرر کا اعلان جلد کیا جائے گا۔

ڈینگی وائرس کے 80 نئے مریضوں کا اضافہ تعداد 754 ہو گئی

لاہور میں ڈینگی وائرس کے مریضوں میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ لاہور میں 80 نئے ڈینگی وائرس کے مریضوں کا اضافہ ہوا ہے جس کے بعد لاہور میں ڈینگی وائرس سے متاثرہ مریضوں کی تعداد 754 جبکہ پنجاب میں 799 افراد ڈینگی وائرس کے شکار ہو چکے ہیں۔

ابوظہبی کرکٹ ٹورنامنٹ میں پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو 4 وکٹوں سے ہرا دیا

ابوظہبی میں پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے درمیان جاری Fortune کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کے پہلے میچ میں پاکستان نے ویسٹ انڈیز کو 4 وکٹوں سے ہرا دیا۔ ویسٹ انڈیز نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے پاکستان کو 294 رنز کا ٹارگٹ دیا جس کو پاکستان نے 6 وکٹوں کے نقصان پر 49.5 اوورز میں حاصل کر لیا۔ پاکستان کو سیریز میں 0-1 کی برتری حاصل ہو گئی ہے۔

عالمی مارکیٹ میں خام تیل 50 ڈالر فی بیرل کی سطح پر آ گیا

لندن برینٹ خام تیل کی قیمتیں 50.60 ڈالر فی بیرل اور نیویارک خام تیل کی قیمتیں 54.92 ڈالر فی بیرل کی سطح پر آ گئیں۔ ایشیائی مارکیٹ میں خام تیل کی قیمتیں 50 ڈالر فی بیرل کے قریب ہو گئیں۔

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر الفضل برائے توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ و مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع وغروب 14 نومبر

طلوع فجر	5:09
طلوع آفتاب	6:33
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:12

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
فی ڈبی 60 روپے
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مچھر و مکھی مارنے کیلئے اور پھل دار پودوں کا سپرے داؤد اینڈ کمپنی سے کروائیں۔ نیز دیمک کا کام تسلی بخش سے کیا جاتا ہے۔ فون: 0346-2950539

صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ۔ ربوہ
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
047-6214300

CNG سائٹ برائے فروخت
CNG لگانے کیلئے 3.9 کنال پلاٹ 160 فٹ فرنٹ مکمل N.O.C کنسٹرکشن کیلئے تیار +15 کنال کا
ڈیری فارم برائے فوری فروخت ہے
ربوہ سے ایک کلومیٹر دور مین سرگودھا روڈ احمد نگر
برائے رابطہ 0092-321-8466768
0092-322-8450627

NJ
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان 6212837 رہائش: 6214321

قانونی مشاورت و قانونی دستاویزات
رجسٹری و پراپرٹی ٹرانسفر کیلئے
خان لاء ایسوسی ایٹس
10-M کرسٹل ٹاور لبرٹی مارکیٹ لاہور
0333-4262201- 042-5789565-5789765

FD-10

1 ایڈوانسڈ ہومیوپیتھی شارٹ ٹریننگ کلاسز
2 پرانے نئے پیچیدہ ضدی لاعلاج امراض کا علاج
سجاد ہومیو اکیڈمی ربوہ
0334-6372030

احمدی احباب کیلئے خوشخبری
Hoovers World Wide Express
(Courier Services)
یو کے، جرمنی، کینیڈا، آسٹریلیا، امریکہ سمیت دنیا کے کسی بھی ملک میں اپنے پیاروں کو جتنا چاہیں سامان بھجوائیں اور بہت ہی کم ریٹس پر عید اور جلسے کے دنوں میں خاص رعایتی پیکیج ہوگا۔ پک کرنے کی بھی سہولت ہے۔ آپ کی ایک کال پر ہمارا نمائندہ آپ کے دروازے پر موجود ہوگا۔
Pro:Bilal Ahmad
Head Office :25 Qayyum Plaza Choburgy
Lahore PH:042-5054243
Cell:0333-6708024,0345-4866677
hoversworldwide@hotmail.com